کر رونے لگا اور ایوان سے پوچھنے لگا کہ مجھے تبلا دو کہ حقیقی کامیابی کیا چیز ہے؟ اگر مال و دولت کامیابی ہے تو میں اپنی ساری متاع ایک رات کے سکون پر نثار کرنے کو تیار ہوں۔ مگر آہ اُسے کون سمجھاتا کہ سکونِ قلب، حیاتِ طیبہ، اور عافیت سے بھرپور زندگی تو صرف اور صرف اللہ کی یاد، اس سے صحیح تعلق اور ایمان و یقین کی دولت سے مل سکتی ہے، بیسویں صدی کی مادی تہذیب پر مرمٹنے والو تمہارے لئے صد ہزار نصیحت ہے اِن کینیڈیوں اور راک فیلروں کے حسرتناک انجام میں، خالص مادی تہذیب تو خدا کا وہ عذاب ہے، جسکی تپش دل کی گہرائیوں تک کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ - طمانیت اور سکون کی دولت تو خدا کی یاد ہی سے مل سکتی ہے۔ الابذکر اللہ تطمئن القلوب۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کی یاد ہی سے دل مطمئن ہو سکتا ہے۔

○

مرکزی وزیرِ تعلیم قاضی انوار الحق صاحب نے قومی اسمبلی کے ایک سوال کے جواب میں ایک عجیب "شانِ بے نیازانہ" میں فرمایا کہ حکومت خاندانی منصوبہ بندی کے بارہ میں ہرگز علماء یا مشاورتی کونسل کی رائے معلوم نہیں کرے گی اس مسئلہ کا تعلق صحت سے ہے علماء اور اسلام سے نہیں۔ قاضی صاحب وزیر تعلیم ہیں اور پھر "قاضی" بھی اسی "شاہانہ" ترنگ میں یہ بھی فرما سکتے ہیں کہ "تجارتی اور صنعتی بینکنگ، سود، تقاوی، بیمہ وغیرہ مسائل کا تعلق تجارت اور صنعت سے ہے معاشرتی امور، طلاق نکاح، عدت کا تعلق معاشرہ سے ہے حکومت، وزارت اور قیادت کا تعلق سیاست سے ہے علماء اور اسلام سے نہیں اور ہم اس بارہ میں علماء سے استصواب نہیں کر سکتے، کس کی مجال ہے کہ لب کشائی کر کے پوچھ سکے کہ اس نقطۂ نگاہ سے اسلام اور پاپائیت یا عیسائیت میں فرق کیا رہ جائے گا؟ جہاں مذہب کو ملک اور معاشرہ کے ہر شعبہ سے نکال کر چند فرسودہ اور خود ساختہ اعتقادات تک محدود کر دیا گیا ہے۔ قاضی صاحب کی اس دلیل سے بر تھ کنٹرول تو کیا شراب اور سؤر کو بھی صحت کیلئے مفید قرار دیا جا سکتا ہے کہ مذہب کا صحت اور بیماری سے کیا تعلق۔ مگر یاد رکھیئے جب سوال ملک کی حفاظت اور مدافعت کا پیدا ہو تو پھر علماء کو ہرگز مت بھولئے کہ وہ اٹھکر مسلمانوں میں جذبۂ جہاد بیدار کریں اور "اسلامی مملکت" کو تباہی سے بچانے کے لئے ہر منبر اور ہر محراب کو